سلسلۂ اَربعینات

رَحْمَةُ النَّبِي ﷺ

اَلْعَطَاءُ الْعَمِيْمُ فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ الْعَظِيْمِ

رحمتِ مصطفیٰ ﷺ

چالیس احادیث مبارکہ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اَربعینات

رَحمَۃُ النَّبِيِّ ﷺ

اَلْعَطَاءُ الْعَمِيْمُ

فِي

رَحْمَةِ النَّبِيِّ الْعَظِيْمِ ﷺ

﴿رحمتِ مصطفیٰ ﷺ پر چالیس اَحادیث مبارکہ﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون: 3516 8514، 111-140-140 (+92-42)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (+92-42)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اَلْعَطَاءُ الْعَمِيْم فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ الْعَظِيْمِ ﷺ ﴿رحمتِ مصطفیٰ ﷺ پر چالیس اَحادیث مبارکہ﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ ترجمہ وتخریج	:	اَجمل علی مجددی
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اگست 2010ء (1,100)
قیمت	:	-/30 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

اَہل علم و سعادت نے اپنے اپنے دور کی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق لوگوں کے علم وفکر اور عقیدہ وعمل کی حفاظت اور پختگی کے لیے چھوٹے بڑے مجموعہ ہاے اَحادیث مرتب فرمائے۔ اِن مجموعہ ہاے اَحادیث میں سے ہی ایک قسم اَربعین کی ہے جس سے مراد چالیس اَحادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے۔ مبلغ حدیث کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے خصوصی دعا فرمائی ہے۔ فرمانِ اَقدس ہے: **نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا، فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ** (اللہ تعالیٰ اُس شخص کو رونق و تازگی عطا فرمائے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی، پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچایا)۔ (سنن الترمذی)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی کا شمار عصر حاضر کے اُن جلیل القدر محدّثین میں ہوتا ہے جنہوں نے دورِ جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام و خواص دونوں کی علمی و فکری رہنمائی اور عقیدہ وعمل کی پختگی کے لیے اَسلاف کی روایات کے مطابق جہاں **المنهاج السوی**، **هداية الأمة** اور **جامع السنة** جیسے نہایت مستند اور ضخیم مجموعہ ہاے اَحادیث مرتب فرمائے، وہیں حضور نبی اکرم ﷺ کے مذکورہ بالا فرمان مبارک سے تبلیغ و اِشاعتِ حدیث کی فضیلت اور اس سے حاصل ہونے والے دُنیوی و اُخروی فیوض و برکات سمیٹنے اور دعاءِ رسول ﷺ کا

مصداق بننے کے لیے بصورتِ اَربعین مختصر مجموعہ ہائے اَحادیث مرتب کرنے کی علمی روایت کو بھی آگے بڑھایا تاکہ وسائل و ذرائع کی کمی اور قلتِ وقت کے شکار لوگ فرموداتِ رسول ﷺ سے مستنیر ہوسکیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں اور جملہ مخلوقات یہاں تک کہ کفار و منافقین اور جانوروں، پرندوں اور نباتات و جمادات کے لیے بھی رحمت و شفقت کا پیکرِ اَتم بنا کر مبعوث کیا ہے۔ زیرِ نظر ''اَربعین'' میں حضور نبی اکرم ﷺ کے رحمۃ للعالمین ہونے اور تمام مخلوقات پر آپ ﷺ کی رحمت و شفقت کے حوالے سے مستند ذخیرۂ حدیث سے چالیس اَحادیث مبارکہ جمع کی گئی ہیں تاکہ مدارسِ اِسلامیہ کے طلبہ کے ساتھ ساتھ عام لوگ خود بھی انہیں بآسانی یاد کرسکیں اور اپنی اولاد کو بھی یہ مختصر اَحادیثِ مبارکہ حفظ کرواسکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں کماحقہٗ فرموداتِ نبوی سے اِستفادہ کرنے اور بساط بھر اِن تعلیمات کو عام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(حافظ ظہیر اَحمد الاِسنادی)

رِیسرچ اَسکالر، فریدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

۷ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

اَلآیَاتُ الْقُرْآنِیَّةُ

١. وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَo (الأنبیاء، ٢١:١٠٧)

''اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کرo''

٢. نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَo مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍo وَ اِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍo وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍo

(القلم، ٦٨:١-٤)

''نون (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) قلم کی قسم اور اُس (مضمون) کی قسم جو (فرشتے) لکھتے ہیںo (اے حبیبِ مکرّم!) آپ اپنے رب کے فضل سے (ہرگز) دیوانے نہیں ہیںo اور بے شک آپ کے لیے ایسا اَجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگاo اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزّین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متّصف ہیں)o''

٣. فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنْتَ لَهُمْ ج وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ ص فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْلَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ج فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللهِ ط اِنَّ اللهَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَo

(آل عمران، ۳:۱۵۹)

’’(اے حبیبِ والا صفات!) پس اللہ کی کیسی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے نرم طبع ہیں اور اگر آپ تُندخُو (اور) سخت دل ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے چھٹ کر بھاگ جاتے، سو آپ ان سے درگزر فرمایا کریں اور ان کے لیے بخشش مانگا کریں اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں، بے شک اللہ توکّل والوں سے محبت کرتا ہےo‘‘

۴. لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo (التّوبة، ۹:۱۲۸)

’’بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیںo‘‘

۵. فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًاo (الكهف، ۱۸:۶)

’’(اے حبیبِ مکرّم!) تو کیا آپ ان کے پیچھے شدتِ غم میں اپنی جانِ (عزیز بھی) گھلا دیں گے اگر وہ اس کلامِ (ربّانی) پر ایمان نہ لائے o‘‘

۶. فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُکَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ط اِنَّ اللهَ عَلِيْمٌم بِمَا يَصْنَعُوْنَo (فاطر، ۳۵:۸)

''سو (اے جانِ جہاں!) ان پر حسرت اور فرطِ غم میں آپ کی جان نہ جاتی رہے، بے شک وہ جو کچھ سرانجام دیتے ہیں اللہ اسے خوب جاننے والا ہےo''

۷. لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِلْمُؤْمِنِيْنَo (الحجر، ۱۵:۸۸)

''آپ ان چیزوں کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے جن سے ہم نے کافروں کے گروہوں کو (چند روزہ) عیش کے لیے بہرہ مند کیا ہے، اور ان (کی گمراہی) پر رنجیدہ خاطر بھی نہ ہوں اور اہلِ ایمان (کی دلجوئی) کے لیے اپنے (شفقت والتفات کے) بازو جھکائے رکھئےo''

۸. وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَo

(الشعراء، ۲۶:۲۱۵)

''اور آپ اپنا بازوئے (رحمت وشفقت) ان مومنوں کے لیے بچھا دیجئے جنہوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی ہےo''

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ قَالَ: لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ، مَا لَقِيْتُ، وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلٰى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِي. فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِي، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ، فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ:

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة، ٣/١١٨٠، الرقم: ٣٠٥٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ما لقي النبي ﷺ من أذى المشركين والمنافقين، ٣/١٤٢٠، الرقم: ١٧٩٥ـ

يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ: ذَالِکَ فِيْمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَلْ أَرْجُوْ أَنْ يُخْرِجَ اللهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِکُ بِهٖ شَيْئًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اُنہوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا آپ پر جنگِ اُحد کے دن سے بھی سخت کوئی دن آیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے سخت دن یومِ عقبہ کا تھا، جب میں نے خود کو (بطور رسول اللہ) ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی۔ میں (طائف سے) واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے عیاں تھے۔ (چلتے چلتے) اچانک میں نے دیکھا تو میں قرن الثعالب میں تھا۔ میں نے اپنا سر اُوپر اُٹھایا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ فگن تھا۔ میں نے اس کے اندر جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔ اُس نے مجھے ندا دی اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ آپ کی قوم کی گفتگو اور اُن کا جواب سن لیا ہے، لہٰذا آپ کی خدمت میں پہاڑوں پر مامور فرشتے کو بھیجا ہے، تاکہ آپ اِسے کافروں کے متعلق جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پھر پہاڑوں پر مامور فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام عرض کیا اور کہا: یا رسول اللہ! آپ کی مرضی پر منحصر ہے، اگر آپ چاہیں تو میں اخشبین (پہاڑ) کو اُٹھا کر اُن کے اُوپر رکھ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ

اُن کی اَصلاب (نسلوں) سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ گویا میں حضور نبی اکرم ﷺ کو اُسی حالت میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ ﷺ انبیائے کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما رہے تھے جنہیں اُن کی قوم نے مارتے مارتے لہولہان کر دیا تھا اور وہ اپنے پرنور چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے فرماتے جاتے تھے: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ لوگ مجھے نہیں پہچانتے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳. عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب حديث الغار، ۱۲۸۲/۳، الرقم: ۳۲۹۰، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة أحد، ۱٤۱۷/۳، الرقم: ۱۷۹۲۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب كراهية السخب في السوق، ۷٤۷/۲، الرقم: ۲۰۱۸، وأيضًا في كتاب التفسير، باب إنا أرسلنك شاهدا ومبشرا ونذيرا، ۱۸۳۱/٤، ـــــ

الْعَاصِ رضي الله عنهما قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ؟ قَالَ: أَجَلْ وَاللهِ، إِنَّهُ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٤٥] وَحِرْزًا لِـلْأُمِّيِّيْنَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُوْلِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰـكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُوْلُوْا: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوْبًا غُلْفًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملا اور عرض کیا: مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی تورات میں بیان کردہ صفات بیان فرمائیں۔ اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم، تورات میں آپ ﷺ کی بعض صفات بیان وہی ہیں جو قرآن مجید میں ہیں: ’’(اے نبیِّ (مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ

.... الرقم: ٤٥٥٨، وأيضًا في الأدب المفرد/٩٥، الرقم: ٢٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٤، الرقم: ٦٦٢٢، والدارمي في السنن، ١/١٦، الرقم: ٦۔

آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo'' اور آپ اَن پڑھوں کی جائے پناہ، اور میرے (محبوب) بندے اور رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام ''متوکل'' رکھا ہے آپ نہ تو ترش رو اور سنگ دل ہیں اور نہ ہی بازاروں میں شور مچانے والے ہیں اور برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے نہیں ہیں بلکہ معاف اور درگزر فرمانے والے ہیں۔ (حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اُس وقت تک اپنے پاس نہیں بلائے گا جب تک کہ آپ ﷺ کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھا نہ کر دے اور وہ کلمہ نہ پڑھ لیں اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے ذریعے اَندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور غلاف چڑھے ہوئے (زنگ آلود) دلوں کو کھول نہ دے۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: غَلَبَنَا عَلَيْکَ الرِّجَالُ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِکَ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيْهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ......الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب العلم، باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم، ١/ ٥٠، الرقم: ١٠١، ومسلم في الصحيح، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه، ٤/ ٢٠٢٨، الرقم: ٢٦٣٣۔

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ عورتیں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں: (یا رسول اللہ!) آپ کی جانب (سے فیض پانے میں) مرد ہم سے آگے نکل گئے لہٰذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اُن کے لئے ایک دن مقرر فرما دیا۔ اُس دن آپ ﷺ اُن سے ملاقات فرماتے، اُنہیں نصیحت فرماتے اور اللہ تعالیٰ کے احکام بتلاتے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُوْلَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَنَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے کسی غزوہ میں ایک مقتول عورت پائی گئی تو آپ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی (سختی سے) ممانعت فرما دی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب قتل النساء في الحرب، ٣/١٠٩٨، الرقم: ٢٨٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب تحريم قتل النساء والصبيان في الحرب، ٣/١٣٦٤، الرقم: ١٧٤٤۔

٦. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَادٍ، يُقَالُ لَهُ: أَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ، لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ، يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دربارِ اقدس میں انجشہ نامی ایک خوش الحان حدی خواں تھا (جب ان کی حدی خوانی سے اونٹ تیز رفتاری سے دوڑنے لگے تو) حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے انجشہ! نرمی کرو کہیں شیشوں کو نہ توڑ دینا، یعنی نازک سی عورتوں کو تکلیف نہ دو (اونٹوں کی رفتار کم کرلو)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٧. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتِ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب المعاريض مندوحة عن الكذب، ٥/٢٢٩٤، الرقم: ٥٨٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب رحمة النبي ﷺ للنساء، ٤/١٨١١-١٨١٢، الرقم: (٧٣) ٢٣٢٣.

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب الغيرة، ٥/٢٠٠٣، الرقم: ٤٩٢٧، وأبو داود في السنن، كتاب البيوع، باب فيمن أفسد شيئا يغرم مثله، ٣/٢٩٧، الرقم: ٣٥٦٧، ←

الَّتِي النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ، فَانْفَلَقَتْ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِلَقَ الصَّحْفَةِ، ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ، وَيَقُوْلُ: غَارَتْ أُمُّكُمْ، ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا، فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَأَمْسَکَ الْمَكْسُوْرَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ اُمہات المؤمنین میں سے کسی زوجہ مبارکہ نے رکابی میں آپ ﷺ کے لیے کھانا بھیجا۔ حضور نبی اکرم ﷺ جس زوجہ مطہرہ کے گھر تشریف فرما تھے اُنہوں نے (غیرت کی وجہ سے) خادم کے ہاتھ پر کچھ مارا جس سے رکابی گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ تو آپ ﷺ نے رکابی کے ٹکڑے جمع کیے اور پھر اُس میں کھانے کو جمع فرمانے لگے جو اُس رکابی میں تھا۔ آپ ﷺ نے (خادم سے) فرمایا: تمہاری ماں نے غیرت کھائی۔ پھر آپ ﷺ نے اُس خادم کو روک لیا، یہاں تک

.... والنسائي في السنن، كتاب عشرة النساء، باب الغيرة، ۷/۷۰، الرقم: ۳۹۵۵، وأيضًا في السنن الكبرى، ۵/۲۸۵، الرقم: ۸۹۰۳، وابن ماجه في السنن، كتاب الأحكام، باب الحكم فيمن كسر شيئا، ۲/۷۸۲، الرقم: ۲۳۳٤۔

کہ جس زوجہ مطہرہ کے گھر میں آپ ﷺ تشریف فرما تھے اُن سے آپ نے صحیح سالم رکابی منگوا کر واپس بھجوا دی اور ٹوٹی ہوئی اُن کے گھر میں رکھ دی جنہوں نے وہ توڑی تھی۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، نسائی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۸. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ، تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ وَذَالِکَ فِي يَوْمِ عِيْدٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (میرے گھر) تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں، جنگ

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العيدين، باب سنة العيدين لأهل الإسلام، ۱/۳۲٤، الرقم: ۹۰۹، وأيضًا في كتاب المناقب، باب مقدم النبي ﷺ وأصحابه المدينة، ۳/۱٤۳۰، الرقم: ۳۷۱٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ۲/٦۰۷، ٦۰۸، الرقم: ۸۹۲۔

بُعاث میں انصار کی بہادری کے گیت گا رہی تھیں۔ فرماتی ہیں کہ یہ (پیشہ ور) گانے والی نہ تھیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطانی باجا؟ یہ عید کے دن کی بات ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! (رہنے دو) ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ رضي الله عنها وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِي بِذَالِکَ رِضَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها، باب هبة المرأة لغير زوجها وعتقها، ٢/٩١٦، الرقم: ٢٤٥٣، وأيضًا في كتاب الشهادات، باب في المشكلات، ٢/٩٥٥، الرقم: ٢٥٤٢، وأبو داود في السنن، كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء ٢/٢٤٣، الرقم: ٢١٣٨۔

جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ سو جس کا قرعہ نکلتا ہے اُسے اپنے ساتھ لے جاتے اور آپ ﷺ نے اُن کے درمیان ہر ایک کے لئے ایک رات اور دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے کہ اُنہوں نے اپنی باری اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی ہوئی تھی اور اِس سے اُن کا مقصود آپ ﷺ کی رضامندی تھی۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔‘‘

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب فضل أزواج النبي ﷺ، ٥/٧٠٩، الرقم: ٣٨٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب حسن معاشرة النساء، ١/٦٣٦، الرقم: ١٩٧٧، وابن حبان في الصحيح، ٩/٤٨٤، الرقم: ٤١٧٧.

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوْهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ أَوِ اكْتَسَبْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

''حضرت معاویہ بن حیدہ رضی الله عنه سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی شخص پر اُس کی بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم خود کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب تم پہنو یا کماؤ تو اُسے بھی پہناؤ، اُس کے منہ پر نہ مارو، اُس سے برے لفظ نہ کہو اور اُسے خود سے الگ نہ کرو مگر گھر کے اندر ہی۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

۱۱: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب النكاح، باب في حق المرأة على زوجها، ٢/٢٤٤، الرقم: ٢١٤٢، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب حق المرأة على الزوج، ١/٥٩٣، الرقم: ١٨٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٤٧، الرقم: ٢٠٠٢٧۔

۱۲. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ، وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِي فِيْمَا أَمْلِکُ، فَلَا تَلُمْنِي فِيْمَا تَمْلِکُ وَلَا أَمْلِکُ. قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: يَعْنِي الْقَلْبَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (اُمہات المؤمنین میں) انصاف سے باریاں تقسیم کرتے اور فرماتے: یا اللہ! یہ میری تقسیم ہے جس کا مجھے اختیار ہے اور مجھے اُس پر ملامت نہ کرنا جو تیرے اختیار میں ہے اور میں اُس پر اختیار نہیں رکھتا (امام ابو داود نے فرمایا: یعنی دل پر)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، دارمی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء، ۲/۲۴۲، الرقم: ۲۱۳۴، والدارمي في السنن، كتاب النكاح، باب في القسمة بين النساء، ۲/۱۹۳، الرقم: ۲۲۰۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۴/۳۷، الرقم: ۱۷۵۴۱، والحاكم في المستدرك، ۲/۲۰۴، الرقم: ۲۷۶۱۔

١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضي الله عنهما وَعِنْدَهُ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا۔ اُس وقت آپ ﷺ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھے تھے وہ بولے: (یا رسول اللہ!) میرے دس بیٹے ہیں میں نے تو کبھی اُن میں سے کسی کو نہیں چوما۔ اِس پر آپ ﷺ نے اُس کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته، ٥/٢٢٣٥، الرقم: ٥٦٥١، وأيضًا في الأدب المفرد/٤٦، الرقم: ٩١، ٩٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب رحمته الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك، ٤/١٨٠٨، الرقم: ٢٣١٨۔

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة، ١/١٩٣، الرقم: ٤٩٤،ـــ

حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (امامت کراتے ہوئے) حالتِ نماز میں حضرت اُمامہ بنتِ زینب بنتِ رسول اللہ اور ابو العاص بن ربیع کی بیٹی یعنی اپنی نواسی کو اُٹھائے ہوئے تھے، سو جب آپ ﷺ قیام فرماتے تو اُسے اٹھا لیتے اور جب سجدہ فرماتے تو اُسے نیچے اُتار دیتے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٥. عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رضي الله عنها أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

.... ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز حمل الصبيان في الصلاة، ١/٣٨٥، الرقم: ٥٤٣، ومالك في الموطأ، ١/١٧٠، الرقم: ٤١٠۔

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطهارة، باب حكم بول الصبيان، ١/٩٠، الرقم: ٢٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، ١/٢٣٧، الرقم: ٢٨٦۔

’’حضرت اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ آپ ﷺ نے اُسے اپنی گود میں بٹھا لیا تو اُس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اُس پر چھڑک دیا اور اُسے نہ دھویا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٦. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا أَلَا صَنَعْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دس سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی، آپ ﷺ نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا۔ کسی کام کرنے میں یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا، اور نہ کرنے پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنِّي لَأَدْخُلُ

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب حسن الخلق والسخاء وما يكره ما البخل، ٥/٢٢٤٥، الرقم: ٥٦٩١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب كان رسول الله ﷺ أحسن الناس خلقًا، ٤/١٨٠٤، الرقم: ٢٣٠٩۔

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب من أخف ـــ

فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيْدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اِسے لمبی کروں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ اِس کے رونے کی وجہ سے اِس کی ماں کو تکلیف ہو گی (کیونکہ اس وقت خواتین بھی مسجد میں نماز ادا کرنے آتی تھیں)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨. عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَأَصَبْنَا ظَفَرًا

.... الصلاة عند بكاء الصبي، ١/٢٥٠، الرقم: ٦٧٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ١/٣٤٣، الرقم: ٤٧٠۔

١٨: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب السير، باب النهي عن قتل ذراري المشركين، ٥/١٨٤، الرقم: ٨٦١٦، والدارمي في السنن، ٢/٢٩٤، الرقم: ٢٤٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٥، الرقم: ١٥٦٢٦ـ١٥٦٢٧، وأيضًا، ٤/٢٤، الرقم: ١٦٣٤٢، والحاكم في المستدرك، ٢/١٣٣ـ١٣٤، الرقم: ٢٥٦٦ـ٢٥٦٧ـ

وَقَتَلْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى بَلَغَ بِهِمُ الْقَتْلُ إِلٰى أَنْ قَتَلُوْا الذُّرِّيَّةَ فَبَلَغَ ذَالِکَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ بَلَغَ بِهِمُ الْقَتْلُ إِلٰى أَنْ قَتَلُوْا الذُّرِيَّةَ أَلَا لَا تَقْتُلُنَّ ذُرِّيَّةً أَلَا لَا تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً قِيْلَ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَيْسَ هُمْ أَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ؟ قَالَ: أَوَلَيْسَ خِيَارُكُمْ أَوْلَادَ الْمُشْرِكِيْنَ.

وفي رواية زاد: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّمَا هُمْ أَبْنَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: خِيَارُكُمْ أَبْنَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ، أَلَا، لَا تُقْتَلُ الذُّرِّيَّةُ، كُلُّ نَسَمَةٍ تُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، حَتّٰى يُعْرِبَ عَنْهَا لِسَانُهَا، فَأَبَوَاهَا يُهَوِّدَانِهَا وَيُنَصِّرَانِهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں شریک تھے (ہم لڑتے رہے یہاں تک) کہ ہمیں غلبہ حاصل ہوگیا اور ہم نے مشرکوں کو (خوب) قتل کیا حتی کہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ لوگوں نے (بعض) بچوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جن کے قتل کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ انہوں نے بچوں تک کو قتل کر

ڈالا۔ خبردار! بچوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو، خبردار! بچوں کو ہرگز ہرگز قتل نہ کرو، عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں؟ کیا وہ مشرکوں کے بچے نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے جو سب سے بہتر ہیں یہ بھی مشرکوں کے بچے نہیں؟

ایک روایت میں یہ اضافہ فرمایا: ''ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ مشرکین کے بچے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ بھی تو مشرکین کے بچے ہیں (یعنی اُن کے والدین مشرک تھے)۔ خبردار! بچوں کو جنگ کے دوران قتل نہ کیا جائے ہر جان فطرت پر پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ اُس کی زبان اُس کی فطرت کا اظہار نہ کردے، پھر اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔''

اِس حدیث کو امام نسائی، دارمی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيْهِمُ الصَّغِيْرَ وَالْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَالْمَرِيْضَ فَإِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب إذا صلى لنفسه فليطوّل ما شاء، ١/٢٤٨، الرقم: ٦٧١، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام، ١/٣٤١، الرقم: ٤٦٧۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کروائے تو نماز میں تخفیف کرے کیونکہ اُن میں بچے، بوڑھے، کمزور اور بیمار بھی ہو سکتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو پھر جس طرح چاہے پڑھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

۲۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا: مَاتَ قَالَ: أَفَـلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِي قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ: دُلُّوْنِي عَلٰی قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰی أَهْلِهَا وَإِنَّ اللهَ عزوجل يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

۲۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كنس المسجد، ۱/۱۷۵ـ۱۷۶، الرقم: ٤٤٦، ٤٤٨، وأيضًا في كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن، ۱/٤٤٨، الرقم: ۲۱۷۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ۲/٦٥٩، الرقم: ٩٥٦۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی عورت یا ایک نوجوان مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا، پھر (کچھ دن) حضور نبی اکرم ﷺ نے اُسے موجود نہ پایا، تو اُس کے متعلق دریافت فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ فوت ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں گویا صحابہ کرام نے اس کی موت کو اتنی اہمیت نہ دی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اُس کی قبر کے بارے میں بتاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو اُس کا مقام تدفین بتایا، پھر آپ ﷺ نے (خود وہاں تشریف لے جا کر) اس کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: یہ قبریں ان قبر والوں کے لیے ظلمت اور تاریکی سے بھری ہوئی ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ میری ان پر پڑھی گئی نماز جنازہ کی بدولت (ان کی تاریک قبور میں) روشنی فرما دے گا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲۱. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا

۲۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطلاق، باب اللّعان، ٥/٢٠٣٢، الرقم: ٤٩٩٨، وأيضا في كتاب الأدب، باب فضل من يعول يتيمًا، ٥/٢٢٣٧، الرقم: ٥٦٥٩، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة اليتيم وكفالته، ٤/٣٢١، الرقم: ١٩١٨، وأبو داود في السنن، كتاب النوم، باب في من ضم اليتيم، ٤/٣٣٨، الرقم: ٥١٥٠۔

وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اِس طرح ہوں گے۔ اور (آپ ﷺ نے) اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٢. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب المعاصي من أمر الجاهلية، ١/٢٠، الرقم: ٣٠، وأيضًا في كتاب العتق، باب قول النبي ﷺ: العبيد إخوانكم فأطعموهم مما تأكلون، ٢/٨٩٩، الرقم: ٢٤٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب إطعام المملوك مما يأكل وإلباسه مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه، ٣/١٢٨٣، الرقم: ١٦٦١۔

جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کیا ہے، سو جو تم خود کھاتے ہو اُنہیں بھی وہی کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو اُنہیں بھی وہی پہناؤ۔ اُنہیں اُن کی طاقت سے بڑھ کر کسی کام کا مکلّف نہ ٹھہراؤ اور اگر ایسا کوئی کام اُن کے ذمہ لگاؤ تو اُس کام میں خود بھی اُن کی مدد کرو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی

۲۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العتق، باب ما جاء في العتق وفضله، ۸۹۱/۲، الرقم: ۲۳۸۱، ومسلم في الصحيح، كتاب العتق، باب في فضل العتق، ۱۱٤۷/۲، الرقم: ۱۵۰۹۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ اُس غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اُس (آزاد کرنے والے شخص) کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا حتی کہ غلام کی شرمگاہ کے بدلہ میں اُس کی شرمگاہ کو آزاد کر دے گا (یعنی ایک ایک عضو کے بدلے میں اجر عطا ہوگا)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٢٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی الله عنه نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کی لونڈیوں میں سے اگر کوئی لونڈی حضور نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہیں (آپ ﷺ کو اپنے کسی مسئلہ کے حل کے لئے کہیں) لے جانا چاہتی تو لے جا سکتی تھی۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الكبر، ٥/٢٢٥٥، الرقم: ٥٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٩٨، الرقم: ١١٩٦٠۔

٢٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، اُس کے جنازہ کے ساتھ جانا، اُس کی دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيْضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ، قَالَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الأمر باتباع الجنائز، ١/٤١٨، الرقم: ١١٨٣، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم ردّ السلام، ٤/١٧٠٤، الرقم: ٢١٦٢۔

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المرضى، باب دعاء العائد للمريض، ٥/٢١٤٧، الرقم: ٥٣٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب استحباب رقية المريض، ٤/١٧٢٢، الرقم: ٢١٩١۔

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کسی مریض کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا تو آپ ﷺ یوں دعا فرماتے: ﴿أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا﴾ ''اے لوگوں کے ربّ! تکلیف کو دور فرما دے اور شفاء عطا فرما، بے شک شفاء دینے والا تو ہے۔ شفاء نہیں مگر تیری شفاء، ایسی شفاء مرحمت فرما جو بیماری کا نشان تک نہ چھوڑے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ: مَتَى دُفِنَ هٰذَا؟ قَالُوْا: الْبَارِحَةَ، قَالَ: أَفَلَا آذَنْتُمُوْنِي؟ قَالُوْا: دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوْقِظَکَ، فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَنَا فِيْهِمْ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں میت کو اُسی رات دفن کیا گیا تھا۔

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب صفوف الصبيان مع الرجال على الجنائز، ١/٤٤٤، الرقم: ١٢٥٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، ٢/٦٥٨، الرقم: ٩٥٤۔

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اسے کب دفن کیا گیا؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) گزشتہ رات۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کیوں نہیں بتایا؟ صحابہ نے عرض کیا: ہم نے اِسے رات کے اندھیرے میں دفن کیا تھا اور ہم نے آپ کو جگانا ناپسند کیا۔ آپ ﷺ (اس کی قبر پر) قیام فرما ہوئے تو ہم نے پیچھے صفیں بنا لیں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: میں بھی اُن لوگوں میں شامل تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب ما جاء في غسل البول، ١/٨٨، الرقم: ٢١٥، وأيضًا في كتاب الجنائز، باب الجريد على القبر، ١/٤٥٨، الرقم: ١٢٩٥، وأيضًا في كتاب الأدب، باب الغيبة، ٥/٢٢٤٩، الرقم: ٥٧٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، ١/٢٤٠، الرقم: ٢٩٢۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے (قبر کے اندر ان پر گزرنے والے حالات سے باخبر ہو کر صحابہ کرام سے) فرمایا: انہیں عذابِ قبر ہو رہا ہے اور وہ بھی کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں بلکہ ان میں سے ایک تو پیشاب کے وقت پردہ نہیں کرتا تھا اور دوسرا بہت زیادہ چغلیاں کرتا پھرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں تو اِن کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۹. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً

۲۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فرض الخمس، باب ما كان النبي ﷺ يعطى المؤلفة قلوبهم وغيرهم، ۳/۱۱٤۸، الرقم: ۲۹۸۰، وأيضًا في كتاب اللباس، باب البرود والحبرة والشملة، ۵/۲۱۸۸، الرقم: ۵٤۷۲، وأيضًا في كتاب الأدب، باب التبسم والضحك، ۵/۲۲٦۰، الرقم: ۵۷۳۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب إعطاء من سأل بفحش وغلظة، ۲/۷۳۰، الرقم: ۱۰۵۷۔

شَدِيْدَةً، حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ أَثَّرَتْ بِهٖ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهٖ، ثُمَّ قَالَ: مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَکَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِکَ ثُمَّ أَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ موٹے کنارے والی ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ ایک اعرابی (راستے میں) ملا تو اس نے بڑے زور سے آپ ﷺ کی چادر کو پکڑ کر کھینچا۔ یہاں تک کہ میں نے زور سے کھینچنے کے باعث چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان آپ ﷺ کی گردنِ مبارک پر دیکھا۔ پھر وہ کہنے لگا، آپ کے پاس جو اللہ کا مال ہے مجھے اس میں سے عطا فرمایئے، آپ نے اس کی طرف توجہ فرمائی، اور مسکرا پڑے پھر آپ ﷺ نے اسے مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا قَضٰى بَوْلَهٗ أَمَرَ

٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد، ١/٨٩، الرقم: ٢١٩، ومسلم في الصحيح،كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول، ١/٢٣٦، الرقم: ٢٨٤۔

النَّبِيُّ ﷺ بِذَنُوْبٍ مِنْ مَاءٍ فَأُهْرِيْقَ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آیا اور مسجد کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا۔ لوگوں نے اُسے ڈانٹا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں منع کیا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے ایک ڈول پانی لانے کا حکم فرمایا جو اُس (پیشاب) پر بہا دیا گیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَکْتُ، قَالَ: مَا لَکَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ تَجِدُ

٣١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب إذا جامع في رمضان ولم يكن له شيء فتصدق عليه فليكفر، ٦٨٤/٢، الرقم: ١٨٣٤، وأيضًا في كتاب كفارات الأيمان، باب متى تجب الكفارة على الغني والفقير، ٢٤٦٧/٦، الرقم: ٦٣٣١، وأيضًا في باب يعطي في الكفارة عشرة مساكين قريبا كان أو بعيدا، ٢٤٦٨/٦، الرقم: ٦٣٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم ووجوب الكفارة الكبرى فيه، ٧٨١/٢، الرقم: ١١١١، وأبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب كفارة من أتى أهله في رمضان، ٣١٣/٢، الرقم: ٢٣٩٠۔

رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذَالِکَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ، قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: أَنَا، قَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَوَاللهِ، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ، أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَضَحِکَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَکَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: زَادَ الزُّهْرِيُّ: وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا رُخْصَةً لَهٗ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَالِکَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيْرِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ اُس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس آزاد کرنے کے لیے غلام ہے؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا تم دومہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوا: نہیں۔ آپ ﷺ نے

دریافت فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے اور ہم وہیں تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں، اور عرق ایک پیمانہ ہے۔ فرمایا: سائل کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا: میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِنہیں لے جا کر خیرات کر دو (یہ تمہارا کفارہ ہے)۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا اپنے سے (بھی) زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم! اِن دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان (یعنی مدینہ منورہ کی وادی میں) کوئی گھر ایسا نہیں جو میرے گھر سے زیادہ غریب ہو۔ اِس پر آپ ﷺ مسکرا دیئے یہاں تک کہ پچھلے دانت مبارک نظر آنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اُسے فرمایا: جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو (تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور امام ابوداود نے فرمایا: امام زہری نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: ''یہ رخصت (آپ ﷺ کی طرف سے) اُس آدمی کے لئے خاص تھی، سو آج اگر کوئی آدمی اس طرح روزہ توڑ لے تو اُس کے لئے (شرعی) کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔''

٣٢. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ

٣٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحدود، باب ما يكره من لعن شارب الخمر وأنه ليس بخارج من الملة، ٦/٢٤٨٩، الرقم: ٦٣٩٨، وأبو يعلى في المسند، ١/١٦١، الرقم: ١٧٦، —

النَّبِيِّ ﷺ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِکُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهٖ يَوْمًا، فَأَمَرَ بِهٖ، فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَللّٰهُمَّ، الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهٖ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللهِ، مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

وفي رواية: لَا تَلْعَنْهُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں ایک شخص تھا جس کا نام عبد اللہ اور لقب حمار تھا، اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے اُس پر شراب نوشی کی حد جاری فرمائی۔ ایک روز پھر اسے آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حالتِ نشہ میں لایا گیا تو آپ ﷺ کے حکم سے اُسے کوڑے مارے گئے۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا: اے اللہ! اِس پر لعنت فرما یہ کتنی دفعہ (اِس جرم میں) لایا گیا ہے۔ اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اِس پر لعنت نہ بھیجو، میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔‘‘

.... وعبد الرزاق في المصنف، ٣٨١/٧، الرقم: ١٣٥٥٢، والبزار في المسند، ٣٩٣/١، الرقم: ٢٦٩۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِس پر لعنت نہ بھیجو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، عبد الرزاق، بزار اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما **أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَعْطِنِي قَمِيْصَکَ أُکَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيْصَهُ فَقَالَ: آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ ﷺ فَقَالَ: أَلَيْسَ اللهُ نَهَاکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً**

٣٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الكفن في القميص الذي يكف أو لا يكف ومن كفن بغير قميص، ١/٤٢٧، الرقم: ١٢١٠، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، باب قوله: استغفر لهم أو لا تستغفر لهم إن تستغفر لهم سبعين مرة، ٤/١٧١٥، الرقم: ٤٣٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/٢١٤١، الرقم: ٢٧٧٤، وأيضًا في كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر ﷺ، ٤/١٨٦٥، الرقم: ٢٤٠٠۔

فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ﴾ [التوبة، ٩:٨٠] فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾. [التوبة، ٩:٨٤]. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب (رئیس المنافقین) عبد اللہ بن اُبی فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی تھے) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے اپنی قمیص عطا فرمایئے کہ اس سے میں اپنے والد کو کفن دوں اور آپ اُس پر نماز پڑھیں اور اُس کے لئے دعائے مغفرت بھی فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی قمیض عطا فرما دی اور فرمایا: (جنازہ کے وقت) مجھے اطلاع کر دینا تاکہ اس پر نماز پڑھوں۔ سو جب اطلاع دی گئی۔ جب آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ (کرتے ہوئے قیام) فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ! کیا) اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر آپ (اپنی طبعی شفقت اور عفو و درگزر کی عادتِ کریمانہ کے پیشِ نظر) ان کے لیے ستّر مرتبہ بھی بخشش طلب کریں تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔'' تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ''اور آپ کبھی بھی ان (منافقوں) میں سے جو کوئی مر جائے اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٤. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ امْرَأَةً يَهُوْدِيَّةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِيءَ بِهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَهَا عَنْ ذَالِکَ؟ فَقَالَتْ: أَرَدْتُ لِأَقْتُلَکَ، قَالَ: مَا كَانَ اللهُ لِيُسَلِّطَکِ عَلٰى ذَاکِ، قَالَ: أَوْ قَالَ: عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوْا: أَ لَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت انس رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس بکری کا زہر آلود گوشت لے کر آئی، آپ ﷺ نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا (تو وہ گوشت بول پڑا کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے)، پھر اُس عورت کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے اُس عورت سے اِس گوشت کے متعلق پوچھا تو اُس نے کہا: میں نے (معاذ اللہ) آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے اِس پر قادر نہیں کرے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: یا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر قادر نہیں کرے گا۔ صحابہ کرام رضی الله عنهم نے عرض کیا:

٣٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب قبول الهدية من المشركين، ٢/٩٢٣، الرقم: ٢٤٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب السم، ٤/١٧٢١، الرقم: ٢١٩٠۔

(یا رسول اللہ!) کیا ہم اِس کو قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (اور اس یہودی عورت کو معاف فرما دیا)۔ راوی کہتے ہیں کہ اُس زہر کا اثر آپ ﷺ کے منہ میں ہمیشہ پایا گیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّ يَهُوْدِيٌّ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: اَلسَّامُ عَلَيْکَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَعَلَيْکَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ؟ قَالَ: اَلسَّامُ عَلَيْکَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ: لَا، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْکُمْ أَهْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْکُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا تو اُس نے کہا: اَلسَّامُ عَلَيْکَ ''تجھ پر (معاذ اللہ) موت ہو۔'' تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وَعَلَيْکَ ''اور تم پر۔'' پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کیا کہتا ہے؟ اُس نے کہا:

٣٥: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب إذا عرض الذمي وغيره بسب النبي ﷺ ولم يصرح نحو قوله السام عليکم، ٦/٢٥٣٨، الرقم: ٦٥٢٧، ومسلم في الصحيح، کتاب السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الکتاب، بالسلام وکيف يرد، ٤/١٧٠٥، الرقم: ٢١٦٣۔

تجھ پر موت ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم اِسے قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ جب اہل کتاب تمہیں سلام کیا کریں تو اُنہیں وَعَلَيْكُمْ کہہ دیا کرو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، قُلْتُ: أَوَ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ یہودیوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، پھر کہا: (السَّامُ عَلَيْكَ) ''(معاذ اللہ) تجھے موت آئے۔'' تو میں نے کہا: تمہارے اُوپر موت ہو اور لعنت ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بیشک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر ایک معاملہ میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی: (یارسول اللہ!) جو اُنہوں نے

٣٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب إذا عرض الذمي وغيره بسب النبي ﷺ ولم يصرح نحو قوله: السام عليكم، ٦/٢٥٣٩، الرقم: ٦٥٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب فضل الرفق، ٤/٢٠٠٣، الرقم: ٢٥٩٣-

کہا وہ آپ نے نہیں سنا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے وَعَلَيْكُمْ کہہ دیا تھا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٧. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى رضی الله عنه قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ، فَقَامَا، فَقِيْلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَي مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَا: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ، فَقَامَ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حُنَیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ دونوں کھڑے ہو گئے۔ اُن سے کہا گیا کہ یہ تو یہاں کے کافر ذمی کا جنازہ ہے۔ دونوں نے بیان فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا: یہ تو یہودی کا جنازہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ جان نہیں ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من قام لجنازة يهودي، ١/٤٤١، الرقم: ١٢٥٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب القيام للجنازة، ٢/٦٦١، الرقم: ٩٦١۔

٣٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی معاہد (جن غیر مسلموں کے ساتھ اسلامی حکومت کا معاہدہ ہو) کو (بغیر کسی جرم کے) قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٣٩. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ

٣٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجزية، باب إثم من قتل معاهدا بغير جرم، ١١٥٥/٣، الرقم: ٢٩٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الديات، باب من قتل معاهدا، ٨٩٦/٢، الرقم: ٢٦٨٦، والبزار في المسند، ٣٦٨/٦، الرقم: ٢٣٨٣۔

٣٩: أخرجه النسائي في السنن، كتاب القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد، ٢٤/٨، الرقم: ٤٧٤٧، وأيضًا في السنن الكبرى، ٢٢١/٤، الرقم: ٦٩٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في الوفاء للمعاهد وحرمة ذمته، ٨٣/٣، الرقم: ٢٧٦٠، ←

مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهٖ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی معاہد شخص (ذمی) کو ناحق قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اُس پر جنت حرام فرما دے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام نسائی، ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

.... والدارمي في السنن، ٢/٣٠٨، الرقم: ٢٥٠٤، والحاكم في المستدرك، ٢/١٥٤، الرقم: ٢٦٣١۔

٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث الغار، ٣/١٢٧٩، الرقم:٣٢٨٠، ومسلم في الصحيح،كتاب السلام، باب فضل سقي البهائم المحترمة وإطعامها، ٤/١٧٦١، الرقم: ٢٢٤٥۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک کتا کسی کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ قریب تھا کہ وہ پیاس سے مر جائے گا۔ اچانک اُسے بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت نے دیکھ لیا۔ اُس نے اپنا موزہ اُتارا اور اُس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا۔ اُس کے اِس عمل کی وجہ سے اُس کی مغفرت فرما دی گئی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤١. عَنْ قُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُـلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي لَأَذْبَحُ الشَّاةَ وَأَنَا أَرْحَمُهَا، أَوْ قَالَ: إِنِّي لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا، فَقَالَ: وَالشَّاةُ، إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَکَ اللهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَلَهُ أَلْفَاظٌ كَثِيْرَةٌ

٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٦، وأيضًا، ٥/٣٤، الرقم: ١٥٦٣٠، ٢٠٣٧٩، والبخاري في الأدب المفرد/١٣٦، الرقم: ٣٧٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢١٤، الرقم: ٢٥٣٦١، والبزار في المسند، ٨/٢٥٧، الرقم: ٣٣٢٢، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٥٧، الرقم: ٧٥٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٢٣، الرقم: ٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٣٣۔

وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں بکری کو ذبح کرتا ہوں تو مجھے اُس پر رحم آتا ہے، یا یہ کہا کہ مجھے بکری کو ذبح کرنے سے اُس پر رحم آتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تجھے بکری پر رحم آتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے گا۔‘‘

اِس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، بزار اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ جبکہ امام ہیثمی نے فرمایا: یہ حدیث کثیر الفاظ کے ساتھ مروی ہے اور اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

مصادر التخریج

١. القرآن الحکیم۔

٢. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٣. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد۔** بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٤. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٥. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ/ ٨٢٥۔٩٠٥ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٦. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ **السنن الکبری۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٧. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠۔٢٧٩ھ/ ٨٢٥۔٨٩٢ء) ۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

٨. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١۔٤٠٥ھ/ ٩٣٣۔١٠١٤ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١/١٩٩٠۔

٩. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠۔٣٥٤ھ/ ٨٨٤۔٩٦٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

١٠. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔٢٥٥ھ/٧٩٧۔٨٦٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

١١. ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/٨١٧۔٨٨٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

١٢. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩۔٢٣٥ھ/٧٧٦۔٨٤٩ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

۱۳. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

۱۴. طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

۱۵. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۶. ابن ماجہ، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۷. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۸. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶۔۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۹. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۲۰. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔

السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۲۱. ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران اَصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۲۲. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۲۳. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔